مرثیہ بجناب حضرت امام حسین علیہ السلام

جو مجھسے کہتے ہین کہ مرثیے سوا کچھ اور
وہ چاہتے ہین زبان سے مری سنا کچھ اور
کبھو نہ مین تو کہون اسکے ماورا کچھ اور
الم سے آل محمد کے ہی بھلا کچھ اور
حدیث آئی ہے جب مین نبی کی مجکو یاد
بغیر مرثیہ سمجھون ہون اسکو مین الحاد
اس امر مین جو ہوا ہو نبی سے یون ارشاد
ممانعت ہی بھلا اسکی کفر یا کچھ اور

برائے عزای زمانہ ہوا ہے جب سے خلق
وہ دل نہین نہ ہوا ہو الم سے جسکو فرق
پر اس ستم کو تو دیکھو کہ کاٹا کس کا حلق
عزا ہی لاکھ طرح کی پہ یہ عزا کچھ اور

سمجھتے ہو کہ یہ ماتم ہے واسطے کس کے
علی و فاطمہ ہین مادر و پدر جس کے
کہا نبی نے جسے ہین سو الدین اسکے
مرے حسین کو مجھسے نہ جاننا کچھ اور

یہ گفتگو ہے محمد کی اس سخن پہ دال
رسول کا ہے وہ قاتل جو ہے کشندۂ آل
گلا یہ کاٹ نبی کا کیا ہے خون سے لال
مین اس گلے سے گلا وہ نہ سمجھونگا کچھ اور

حدیث تمکو کبھی سے یون ہوا مفہوم
دوئی جو جا ہو نبی اور علی مین سو معلوم
سر حسین جو رکھ لے چلے وہ مرتد شوم
سر نبی ہی تھا نیزے پہ وہ نہ تھا کچھ اور

جو اشقیا نے لٹایا میان خون اور خاک
تن حسین نہ تھا تھا تن رسول پاک
کیا جو ظلم کے دشنے سے سینہ اسکا چاک
نہ تھا وہ سینہ بجز صدر مصطفے ہی کچھ اور

کیا حسین کا جب کام ظالمون نے اخیر
غریب وہ جو بچے تھے ز طعمۂ شمشیر
بنات قساوت قلبی سے کر انھونکو اسیر
کہون مین کیا کہ پھر ان پر کیا ہے کیا کچھ اور

جو انکے پاس تھا سب لوٹکر کیا یہ سوال
بتا دو وہ بھی ہین گر رکھا ہے مخفی مال
کہا انھون نے تمھارا غلط ہے وہم و خیال
برہنگی کے سوا ہم کنے رہا کچھ اور

کسو طرح کا نہین سایہ جز خدا کی ذات
ہماری کٹتی ہے روزانہ دھوپ مین اوقات
جو سوئین شب تو جگہ تکیے کے سرہانے ہات
نہ فرش خاک یہان ماسوا بچھا کچھ اور

بٹھا کے اونٹو پہ جب لے چلے حرم کے تئین
لگی یہ کہنے ستم کیشون سے وہ پردہ نشین
جفا تو ہو چکی ہم پر گروہ دشمن دین
جفا و جور کے درجے سے ہے بقا کچھ اور

دیا جواب لعینون نے انکو یہ سنکر
پسر کسی کا موا ہم مین اور کسی کا پدر

عوض میں اُسکے جفا کچھ نہیں ہے یہ تقصیر
جفا نہ کچھیو تم اسکو ہے جفا کچھ اور

جو بیٹا باپ کو آتا ہے باپ بیٹے کو یاد
تو ایک ایک کی خاطر کرے ہے یاں فریاد
زمیں پہ پہنے نہ دین ہاشمی کی ہم بنیاد
عوض میں اسکے نہیں ہمکو سوجھتا کچھ اور

اسیطرح تمھیں لیجائیں گے نزد یزید
تب اُسکے ہاتھ کو دیکھو گے تم جفائے شدید
تمہارے فائدہ رکھتی نہیں یہ گفت و شنید
یہ فکر کیتے ہو تم یاں ہے مدعا کچھ اور

قصاص میں تمھیں اپنے نہ جیتا چھوڑینگے
نہ منہ کو قتل سے زین العبا کے موڑینگے
تمہارے خون سے دامن کو سب نچوڑینگے
نہیں تسلی دل اپنی اس سوا کچھ اور

نہ کی حرم کی انھوں نے یہ تشنگی پہ نظر
کہ قطرہ آب نہ دے ہو حلق خشک انکا تر
غذا کا ذکر تو کیا ہے بغیر خون جگر
ملی نہ عابد بیمار کو دوا کچھ اور

بنت اُنکے پیاس سے اُنکا بدن گیا ہے سوکھ
بغیر پانی کے ہو جائے خشک جیسے روکھ
لگے تھی جس گھڑی منزل میں اُس غریب کو بھوکھ
بغم پدر کے بن اسکو نہ تھی غذا کچھ اور

ہر ایک لعنتی کیا کیا نہ اُس سے بکتا تھا
جو کچھ کہے تھا کوئی منہ وہ اُسکا تکتا تھا
نہ نکلی اس سے وہ ازبس نہ بول سکتا تھا
بغیر پاؤں کی زنجیر کے صدا کچھ اور

نہ کوئی محرم حال اُنکا نے کوئی ہمراز
سخن دلاسے کا اُس سے کرے نہ وہ دمساز
کہیں سے گوش تلک اُسکے پہونچی یہ آواز
نہ اُن سے طعن و تعرض سوا سنا کچھ اور

سوال کرکے روا انکا غرض وہ دشمن دین
کشاں کشاں گئے لیکر سوئے یزید لعین
نہ لے گئے وہ نکال اُنکے اپنے دلکا کین
سوائے لعن کے دنیا سے بھیجنا کچھ اور

نہ کر بس آگے تو سودا یہ ذکر رہ خاموش
فلک کی پشت سے گذرا ہے سامعوں کا خروش
لہو ہر اک کے جگر کا یہ مارتا ہے جوش
کرانکی چشم سے جز خون جگر بہا کچھ اور

مرثیہ بجناب حضرت قاسم

نئی یہ شادی بیاہ کی کسکی تو نے فلک اُٹھائی ہے
کس دکھیاری کا ہے جایا کس دکھیا کی جائی ہے
سر چھاتی نقارے ہیں فریاد و فغاں شہنائی ہے
سوز جگر ہے آتشبازی ہر ایک آہ ہوائی ہے

آرائش کے تختوں اوپر بیاہو تمیں ہوں شمع و چراغ
اُسکے بدلے یاں ہر ایک کی چھاتی پر ہیں کھوں کے داغ
عجب طرح کا وقت سواری نوشہ آکے پھولا باغ
روشنی کے جھاڑوں کے بدلے گھر کو آگ لگائی ہے